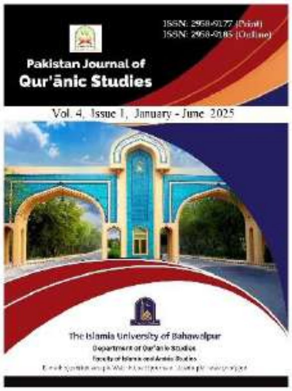

Pakistan Journal of Qur'ānic Studies

ISSN Print: 2958-9177, ISSN Online: 2958-9185

Vol. 4, Issue 1, January – June 2025, Page No. 87 - 111

HEC: https://hjrs.hec.gov.pk/index.php?r=site%2Fresult&id=1089226#journal_result

Journal homepage: https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs

Issue: https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs/issue/view/243

Link: https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs/article/view/4064

Publisher: Department of Qur'ānic Studies, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan

Title **Script Typology in Qur’ānic Manuscripts: An Analytical Study of Early Hijazi and Kufic Scripts**

Author (s): **Dr. Muhammad Samiullah**

Associate Professor, Department of Islamic Thought and Civilization, University of Management and Technology, Lahore, Pakistan, muhammad.samiullah@umt.edu.pk

Received on: 15 June, 2025

Accepted on: 25 June, 2025

Published on: 30 June, 2025

Citation: Dr Muhammad Samiullah. 2025. “ قرآنی مخطوطات کی رسم شناسی: قدیم حجازی اور کوفی رسم الخط کاتجزیاتی مطالعہ: Script Typology in Qur’anic Manuscripts: An Analytical Study of Early Hijazi and Kufic Scripts”. Pakistan Journal of Qur’ānic Studies 4 (1):87-111. https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs/article/view/4064.

Publisher: The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan.

All Rights Reserved © 2025 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

قرآنی مخطوطات کی رسم شناسی: قدیم حجازی اور کوفی رسم الخط کا تجزیاتی مطالعہ

Script Typology in Qur’ānic Manuscripts: An Analytical Study of Early Hijazi and Kufic Scripts

Dr. Muhammad Samiullah

Associate Professor, Department of Islamic Thought and Civilization,
University of Management and Technology, Lahore, Pakistan,
muhammad.samiullah@umt.edu.pk ; https://orcid.org/0000-0002-0998-0549

Abstract:

This study investigates the script typology of early Qur’anic manuscripts, focusing on the analytical examination of Hijazi and Kufic scripts within the framework of Islamic palaeography. Drawing upon primary manuscript evidence from leading collections, including examples from Ṣanʿāʾ, Tashkent, Topkapi, and the Blue Qurʾān, the research delineates the morphological, structural, and aesthetic characteristics that distinguish these two formative styles of Qur’anic calligraphy. The Hijazi script, with its distinctive slant, angularity, and absence of diacritical marks, is examined in relation to its historical context in the first century AH, particularly in the Hijaz region. In contrast, the Kufic script, characterized by its rectilinear geometry, proportional balance, and ornamental variations such as Floriated, Knotted, and Square Kufic, is situated within the late 1st–3rd century AH Abbasid calligraphic tradition. The study integrates script typology with palaeographic analysis, comparing scribal practices, orthographic conventions, and decorative features, and evaluating their significance for dating and localizing early Qur’anic codices. This research further engages with scholarly debates—both classical and contemporary—on the evolution and classification of early Arabic scripts, referencing the works of François Déroche, Éléonore Cellard, Sheila Blair, and Alain George. The findings underscore the critical role of script typology in reconstructing the textual, artistic, and cultural history of the Qur’an, and highlight the necessity of integrating traditional manuscript studies with digital imaging and database tools for future scholarship.

Keywords: Qur’anic manuscripts, script typology, Hijazi script, Kufic script, palaeography, codicology, Islamic calligraphy.

Article Link: https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs/article/view/4064

تمہید:

قرآنی مخطوطات کے مطالعے میں متعدد قریبی المعنی مگر جداگانہ دائرۂ کار رکھنے والی اصطلاحات مستعمل ہیں، جن کا درست فہم تحقیقی تجزیے کے لیے ناگزیر ہے۔ **علمُ المصاحف** (Codicology) مخطوطات کی مادی ساخت، ادواتِ کتابت، جلد بندی، کاغذ یا رَق، اور کتابی ترتیب کے مطالعے کا علم ہے، جو متن سے زیادہ طبعی عناصر (book as a physical object) پر مرکوز ہوتا ہے[1]۔ **رسم شناسی** (Script Typology) تحریری خطوط کے طرز اور ذیلی طرز کی درجہ بندی اور شناخت کا مطالعہ ہے، جس میں حروف کی شکل، تناسب، زاویہ اور آرائش کی بنیاد پر خطوط کو مختلف اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے[2]۔ **علمِ تحاریرِ قدیمہ** (Palaeography) قدیم تحریروں اور خطوط کے تاریخی ارتقاء، کاتب کی عادات، تحریر کے مادی سیاق، اور زمانی و جغرافیائی نسبت کے تعین کا علم ہے، جو صرف شناخت ہی نہیں بلکہ تاریخی پس منظر کو بھی واضح کرتا ہے[3]۔ **علمُ الرسم** (Orthography) الفاظ کے ہجوں، املا کے اصولوں اور اعراب یا نقطوں کے مطالعہ ہے، جس کا دائرہ کار کسی زبان میں الفاظ و حروف کی ساخت ہے[4]۔ اسی کی ایک قسم **علمِ رسمِ عثمانی** (Uthmanic Orthography) ہے، جو مصاحفِ عثمانی میں اختیار کیے گئے مخصوص املا اور اصولِ کتابت کے مطالعے سے متعلق ہے[5]، جیسے حروف کی حذف وزیادت، وصل و فصل، ہمز و قراءات اور مصاحف کے مابین مختلف رسم الخط کی روایات۔ یہ تمام علوم باہم مربوط ہیں اور کسی بھی قرآنی مخطوط کے مکمل سائنسی و فنی تجزیے کے لیے ان سب سے شناسائی ضروری ہے۔

قرآنی مخطوطات کے علمی مطالعہ میں دو بنیادی اصطلاحات — رسم شناسی (Script Typology) اور علم تحاریرِ قدیمہ — (Palaeography) کچھ زیادہ اہمیت رکھتی ہیں، جن کے مابین باریک مگر بنیادی فرق پایا جاتا ہے۔ لغت کے مطابق، رسم شناسی کا مطلب ہے قدیم مخطوطات، بالخصوص قرآنی نسخوں، میں کسی رسم الخط کی بنیادی اقسام اور ذیلی تقسیمات کی درجہ بندی اور شناخت، جو حروف کی شکل، تناسب، زاویے اور آرائشی عناصر کی بنیاد پر کی جاتی ہے[6]۔ جس میں حروف کی

1. François Déroche, *Islamic Codicology: An Introduction to the Study of Manuscripts in Arabic Script*, ed. by Adam Gacek (London: Al-Furqan Islamic Heritage Foundation, 2006), 15–22.
2. Éléonore Cellard, "Les manuscrits coraniques anciens," in *Le Coran des historiens*, vol. 1, ed. Mohammad Ali Amir-Moezzi (Paris: Éditions du Cerf, 2019), 680–685.
3. Albertine Gaur, *A History of Writing* (London: The British Library, 1992), 112–118.
4. Jonathan Bloom, *Paper Before Print: The History and Impact of Paper in the Islamic World* (New Haven: Yale University Press, 2001), 45–50.
5. Shady Hekmat Nasser, *The Transmission of the Variant Readings of the Qurʾān: The Problem of Tawātur and the Emergence of Shawādhdh* (Leiden: Brill, 2012), 30–38.
6. François Déroche, *Catalogue des manuscrits arabes. Deuxième partie: manuscrits musulmans, Tome I, 1. Les manuscrits du Coran. Aux origines de la calligraphie coranique* (Paris: Bibliothèque Nationale, 1983), 41–45.

شکل(form) ، تناسب(proportion) ،زاویہ(angle) ، سطور کی ترتیب (line arrangement) اور آرائشی عناصر (ornamental elements)کا باریک بینی سے تجزیہ کیا جاتا ہے[7] ۔اس طرح رسم شناسی، ظاہری شناخت سے آگے بڑھ کر قدیم تحریرات کے اصول یعنی پیلیو گرافی، مطالعہ مصاحف یعنی کوڈیکولوجی کے تحت تاریخی تجزیے کا ایک جامع فریم ورک تشکیل دیتی ہے، جو قرآنی متن کی سمعی، بصری اور مادی تاریخ کو زیادہ مستند طور پر سمجھنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

پیلیو گرافی کا علم، قدیم تحریری اشکال کے تاریخی و مادی تجزیے سے متعلق ہے، جس میں زمانی و مکانی احوال، پارچہ یا سطح کی تفصیل، صفحہ کی ساخت، روشنائی، سطر بندی، اور تحریر کے زاویوں کا مطالعہ شامل ہوتا ہے[8]۔ پیلیو گرافی نہ صرف رسم الخط کی شناخت کرتی ہے بلکہ اس کے تاریخی سیاق، جغرافیائی ماخذ، اور تحریری عمل کے بارے میں بھی معلومات کو یقینی بناتی ہے[9]۔اس طرح، جہاں رسم شناسی کا دائرہ "یہ کون سا طرز تحریر ہے؟" پر ہے، وہیں پیلیو گرافی کا مقصد "یہ کہاں، کب اور کس طرح لکھا گیا؟" جیسے سوالات کا جواب دینا ہے، اور یہی دونوں مل کر قرآنی متن کے تاریخی و خطی خصائص کو سمجھنے کا ایک جامع فریم ورک تشکیل دیتے ہیں۔ گویا قدیم متون کی دنیا میں علم تحاریرِ قدیمہ (Paleography) ایک ایسا فنی آئینہ ہے جس میں نہ صرف حرف کی ظاہری بناوٹ و صورت دیکھی جاتی ہے، بلکہ اُس عہد، معاشرہ اور ذہنِ انسانی کو بھی پڑھنا ممکن ہوتا ہے۔ یہ علم—جو خط کے بہاؤ(ductus) ، سطری اساس(baseline) ، حروف کے تناسب(letter proportions) ، نقطہ و حرکت (diacritics & vocalization) اور مادّی اوصاف (material features) کو پرکھ کر اس خط کے عہد اور ماحول کا تعین کرتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ مخطوطات کی جدید تحقیق میں پیلیو گرافی اور علم المصاحف یا کوڈیکالوجی کو یکجا پڑھایا جاتا ہے تاکہ متن کے مابعد السطور شواہد مہیا ہو سکیں ۔

قرآنی مخطوطات کے باب میں پیلیو گرافی کی اہمیت دوچند ہے: ایک طرف یہ ابتدائی اسلامی عہد کی کتابی روایت (scribal culture)کے نقوش محفوظ کرتی ہے، اور دوسری طرف متنِ قرآن کے کتابی ارتقاء (book history of the Qur'an)کو قابلِ شہادت بناتی ہے۔مثال کے طور پر یمن کے مشہور صنعا مخطوط Ṣanʿāʾ 1 کے نچلے متن (lower text)پر ہونے والی تحقیق[10] نے واضح کیا کہ اوّلین قرآنی نسخوں میں نقطہ گری و حرکات کی صورت حال، رسمِ املا (orthography)کے کچھ پہلو، اور متن کی ترتیب کے سوالات کس طرح تدریجی طور پر مرتب ہوئے؛ یہ شواہد ہمیں اس

7 Sheila S. Blair, *Islamic Calligraphy* (Edinburgh: Edinburgh University Press, 2006), 104–110.

8 Éléonore Cellard, "Les manuscrits coraniques anciens," in *Le Coran des historiens*, vol. 1, ed. Mohammad Ali Amir-Moezzi (Paris: Éditions du Cerf, 2019), 680–685.

9 Adam Gacek, *Arabic Manuscripts: A Vademecum for Readers* (Leiden: Brill, 2009), 145–150.

10 Behnam Sadeghi and Mohsen Goudarzi, "*Ṣanʿāʾ and the Origins of the Qurʾān*," *Der Islam* 87, no. 1–2 (2012): 1–129.

امر کی طرف رہنمائی کرتے ہیں کہ ابتدائی نقول ایک زندہ کتابی روایت کے تحت ارتقا پذیر رہیں، جنہیں بعد کے ادوار میں ضبط و تدوین کے مراحل سے گزارا گیا۔ سادقھی اور گودرزی کی تحقیق نے اس نصابی و مادّی پہلو کو مقدس متون کی علمی تاریخ سے جوڑا، اور یوں پیلیوگرافی کو متنِ قرآن کی تاریخ کے بیانیے میں ایک لازمی عنصر کے طور پر متعارف کروایا گیا۔ (Sadeghi & Goudarzi, 2012)۔

اسلامی روایت کے مطابق، قرآن مجید اللہ کی آخری وحی اور اسلام کا الٰہی متن ہے، جو پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ پر جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے نازل ہوا۔ یہ منزل وحی حضرت محمد ﷺ کی زندگی میں آپ اور آپ کے صحابہ کرامؓ نے زبانی اور تحریری دونوں صورتوں میں محفوظ کی۔ اس کے بعد پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دور میں قرآن کو جمع کیا گیا، اور تیسرے خلیفہ حضرت عثمان بن عفانؓ (خلافت: 24–35 ہجری / 644–656ء) کے دور میں اسے معیاری مصحف کی شکل دی گئی، جو تقریباً 30–25 ہجری / 650ء کے قریب مکمل ہوا۔ جبکہ مغربی علمی روایت میں اس بیانیے کو مادی شواہد کی بنیاد پر پرکھا گیا ہے۔ بعض محققین[11] مثلاً Puin, 1996; Wansbrough, 1977 نے دعویٰ کیا کہ قرآن کی حتمی تدوین بعد کے عرصے میں ہوئی، کیونکہ ابتدائی اسلامی روایات (بالخصوص احادیث) کا تحریری ریکارڈ نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سے دو صدی بعد مرتب ہوا، اور بعض قدیم نسخوں — جیسے Ṣanʿāʾ Manuscript DAM 01-27.1 — میں موجود متنی اختلافات کو بطور شواہد سامنے رکھا گیا[12]۔ تاہم مسلم محققین نے ان آراء کو کمزور قرار دیا ہے کیونکہ ان کے مطابق یہ دلائل مادی اور خطی شواہد سے متصادم ہیں۔ جدید تحقیقی منصوبہ کارپس قرآنیکم کے مطابق، 800ء سے پہلے کے قرآن مجید کے 60 سے زائد مختلف مخطوطاتی اجزاء دریافت ہو چکے ہیں، جن میں 2000 سے زیادہ فولیوز (تقریباً 4000 صفحات) شامل ہیں۔ یہ سب رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد کے ابتدائی 168 برسوں کے اندر تیار کیے گئے متنی شواہد کی نمائندگی کرتے ہیں[13]۔ علم تحاریرِ قدیمہ کی روشنی میں دنیا کے قدیم ترین قرآنی مخطوطات میں نہ صرف ان کے رسوم الخط کا تعین ممکن ہوا بلکہ ان کے خَطی خصائص بھی واضح کیے گئے، مثلاً:

[11] Gerd-R. Puin, "*Observations on Early Qurʾan Manuscripts in Ṣanʿāʾ*," in *The Qurʾan as Text*, ed. Stefan Wild (Leiden: Brill, 1996), 107–111.

[12] John Wansbrough, *Qurʾanic Studies: Sources and Methods of Scriptural Interpretation* (Oxford: Oxford University Press, 1977), 44–50.

[13] Michael Marx, "*Gaps and Gaps: Conjectural Emendation and the Preservation of the Text*," in *The Qurʾān in Context: Historical and Literary Investigations into the Qurʾānic Milieu*, ed. Angelika Neuwirth, Nicolai Sinai, and Michael Marx (Leiden: Brill, 2010), 115–137.

1. Ṣanʿāʾ Manuscript DAM 01-27.1 (دارالمخطوطات، صنعاء، یمن) — حجازی خط میں لکھا گیا ایک ابتدائی قرآنی متن، جس کا نچلا متن (lower text) بعض مقامات پر موجودہ مصحف سے چند ایک مقامات پر مختلف الفاظ رکھتا ہے[14]۔

2. Codex Parisino-petropolitanus (BnF Arabe 328a) — فرانس کی نیشنل لائبریری (Bibliothèque nationale de France) میں محفوظ، کوفی خط کا ایک اہم ابتدائی نسخہ، جو پہلی صدی ہجری کے آخر یا دوسری صدی کے آغاز سے تعلق رکھتا ہے[15]۔

3. Birmingham Quran Manuscript (Mingana Islamic Arabic 1572a) — برطانیہ کی یونیورسٹی آف برمنگھم میں محفوظ، حجازی خط کا ایک نادر نسخہ۔ اس کا ریڈیو کاربن تجزیہ اسے 568–645ء کے درمیان طے کرتا ہے، جو نبی ﷺ کی حیات یا وفات کے فوراً بعد کے دور کا ہے[16]۔

4. Topkapi Manuscript (Topkapi Palace Library, MSS. H.S. 44/32) — استنبول کے توپ قاپی محل میں محفوظ، عباسی دور کے اوائل کا ایک معیاری مصحف[17]۔

5. Tashkent Quran (Samarkand Kufic Quran, Uzbek Academy of Sciences, MS. 114) — سمرقند میں محفوظ، بڑے سائز کا کوفی خط کا نسخہ جو روایتی طور پر حضرت عثمانؓ کے مصحف سے منسوب کیا جاتا ہے، اگرچہ اس کی مادی تاریخ بعد کے دور کی نشاندہی کرتی ہے[18]۔

مغربی محققین کے ہاں ان تمام مخطوطات و دیگر کی دریافت اور ان پر جاری سائنسی و پیلیوگرافی تحقیق اس بات کا ثبوت ہے کہ قرآنی متن اپنے ابتدائی دور میں بھی ایک وسیع جغرافیائی اور خطاطیاتی تنوع رکھتا تھا، اور اس تنوع کا تجزیہ ہمیں نہ صرف متن کی تاریخی توثیق بلکہ اسلامی تہذیبی و فنی ورثے کو سمجھنے میں بھی مدد دیتا ہے۔

---

14 Behnam Sadeghi and Mohsen Goudarzi, "*Ṣanʿāʾ and the Origins of the Qurʾān*," *Der Islam* 87, no. 1–2 (2012): 1–129.

15 François Déroche, *Qurʾans of the Umayyads: A First Overview* (Leiden: Brill, 2014), 38–45

16 Alba Fedeli, "*The Birmingham Qur'ān Manuscript: Its Dating and the Mingana Collection*," *Journal of Qur'anic Studies* 17, no. 1 (2015): 1–23.

17 Tayyar Altıkulaç, *Al-Mushaf al-Sharif (Topkapi Manuscript): The Oldest Mushaf in the World?* (Istanbul: Research Centre for Islamic History, Art and Culture [IRCICA], 2007), 15–30.

18 E. Rezvan, *The Samarkand Kufic Qur'an* (Tashkent: Uzbek Academy of Sciences, 1995), 12–20.

زیر نظر اس مقالہ میں اسلام متون کے اولین اہم دو خطوط؛ حجازی اور کوفی کا تفصیلی مطالعہ کیا گیا ہے نیز ان دو قدیم ترین خطوط کی اقسام کو واضح کرتے ہوئے حجازی اور کوفی کے مابین تجزیاتی فروق بھی واضح کئے گئے ہیں۔ تا کہ اردو دان محققینِ قرآن کے لئے تحقیقِ مخطوطات کو سمجھنا آسان تر ہو سکے۔

قدیم قرآنی رسوم الخط:

ابتدائی اسلامی خطاطی کی علمی صورتِ حال (state of research) پر غور کریں تو دو پہلو یا تحقیقی رویے ساتھ ساتھ چلتے دکھائی دیتے ہیں: ایک پہلو، متنی تاریخ (textual history) اور قراءات (variant readings) کی ڈیجیٹل دستاویز کاری ہے۔ دوسرا پہلو، مادّی تاریخ (material history) اور کوڈیکالوجی ہے جس میں کتابی صنعت، جلد سازی، کاتبانہ طریقِ کار، اور نمونہ سازی (sampling) جیسے امور آتے ہیں۔ جب یہ دونوں دھارے ملتے ہیں تو نہ صرف تاریخی قرائن مضبوط ہوتے ہیں بلکہ سائنسی تحقیقات — جیسے کاربن ڈیٹنگ (C14) — بھی سیاق کے ساتھ معنی خیز ہو جاتی ہیں[19]۔

اسلامی رسوم الخط کے آغاز میں دو بڑی روایات قابل ذکر ہیں: حجازی (Hijazi) اور کوفی (Kufic) ۔ حجازی میں حروف کی ساخت مائل (slanted) ، سطور غیر متوازی (non-uniform baselines) ، اور نقطہ و حرکت کم یا بعد ازاں مکتوب (later hands) نظر آتے ہیں؛ جبکہ کوفی میں افقی پھیلاؤ (horizontal elongation) ، واضح زاویہ دار تناسب (geometric/angular proportions) اور سطری انضباط غالب رہتا ہے[20]۔ یہ تمایز صرف بصری نہیں بلکہ تاریخی جغرافیہ (historical geography) کا بھی بیان ہے: حجاز کے اوّلین مراکز میں خطِ حجازی، اور پھر عراق — خصوصاً کوفہ — میں خطِ کوفی کے ارتقا نے متن کے مادی ظہور کو خطاطی کے ذوق کے ساتھ مربوط کیا۔ کوفی روایت کے عباسی دور میں ارتقاء پر دِروش کی کلاسیکی کتاب The Abbasid Tradition بنیادی ماخذ ہے[21]۔ اس میں اُنہوں نے آٹھویں تا دسویں صدی کے قرآنی نسخوں کے خطوط کی اقسام (typology)، مصاحف کی مجلّدہ ساخت، اور کوفی کی ذیلی اقسام — بالخصوص تزئینی (floriated/knotted) اور مربع (square) رُجحانات — کا جامع تعارف دیا۔ آمدہ سطور میں ان دونوں ابتدائی خطوط کا تعارف، ساخت اور جغرافیائی خصوصیات پر غور کیا جائے گا۔

19 Michael Marx and Angelika Neuwirth, *"The Qurʾān in Context: Historical and Literary Investigations into the Qurʾānic Milieu," in The Qurʾān in Context: Historical and Literary Investigations into the Qurʾānic Milieu*, ed. Angelika Neuwirth, Nicolai Sinai, and Michael Marx (Leiden: Brill, 2010), 1–6.

20 Sheila S. Blair, *Islamic Calligraphy* (Edinburgh: Edinburgh University Press, 2006), 101–106.

21 François Déroche, *The Abbasid Tradition: Qurʾans of the 8th to the 10th Centuries AD* (London: Nour Foundation in association with Azimuth Editions and Oxford University Press, 1992), 15–27.

1۔ حجازی رسم الخط (Hijazi Script):

حجازی رسم الخط (Hijazi script) کو قرآنی خطاطی کی اولین اور سب سے قدیم شکل مانا جاتا ہے، جس کا آغاز پہلی صدی ہجری (7ویں صدی عیسوی) کے اوائل میں ہوا۔ اس کا نام اس خط کے جغرافیائی مرکز یعنی حجاز (Hijaz) سے منسوب ہے، جو اس زمانے میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جیسے مرکزی شہروں پر مشتمل تھا۔ "حجازی" کی اصطلاح انیسویں صدی میں اطالوی مستشرق میشیلے اَماری (Michele Amari) نے وضع کی، جنہوں نے دسویں صدی کے ایک مخطوط کی بنیاد پر "مکی خط (Meccan script) "اور "مدنی خط (Medinan script) "میں فرق کیا[22]۔ 1980ء کی دہائی سے معروف ماہرِ مخطوطات فرانسوا ڈیروش (François Déroche) نے اس ضمن میں "قدیم عباسی خط (ancient Abbasid script) " کی اصطلاح کو ترجیح دی، اور کوفی کے لیے ایک زیادہ تکنیکی و تاریخی تعریف متعارف کرائی[23]۔ ایسٹیل ویہلن (Estelle Whelan) نے حجازی خط کے تصور پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ یہ تعریف ایک "سائنسی مصنوع (scientific artefact) " ہے، جو محض ایک حرف — الف — (alif) کی شکل اور کچھ قدیم توضیحات پر مبنی ہے، اور اس کی بنیاد تاریخی و جغرافیائی شہادت پر نہیں[24]۔

Recto side of the Stanford '07 folio. The upper text covers Surah 2 (al-Baqarah),

حجازی کا تاریخی سیاق اُس عہد کی مذہبی، سماجی اور سیاسی فضا سے جڑا ہوا ہے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب وحی کی کتابت، قرآن مجید کے متنی اثبات اور اس کی محفوظ نقول تیار کرنے کی روایت جنم لے رہی تھی۔ یہ خط زیادہ تر ان اوراق (folios) اور مجلدہ نسخوں (codices) میں محفوظ ہوا جو اموی خلافت کے ابتدائی دور میں تیار کیے گئے اور جن کی خطاطی میں سادگی اور ایک عبوری جمالیات نمایاں ہے[25]۔ ابتدائی حجازی رسم الخط کا ارتقاء ایک تدریجی عمل تھا جس میں قبل از اسلام عربی تحریر کے نبطی (Nabataean) اور جزیرۃ العرب (Arabian) خطوط سے اخذ شدہ خصوصیات نظر آتی

22 Michele Amari, "*L'écriture et la langue des Arabes d'après les monuments épigraphiques*," Journal Asiatique 7, no. 18 (1851): 5–54.

23 François Déroche, *Le codex Parisino-petropolitanus* (Leiden: Brill, 2009), 113–115.

24 Estelle Whelan, "Writing the Word of God: Some Early Qurʾān Manuscripts and the Text of the Qurʾān in the First Century AH," Manuscripta Orientalia 6, no. 1 (2000): 1–14.

25 François Déroche, *The Abbasid Tradition: Qurʾans of the 8th to the 10th Centuries AD* (London: Nour Foundation in association with Azimuth Editions and Oxford University Press, 1992), 15–18.

ہیں۔ پہلی صدی ہجری میں جب قرآن کی کتابت ایک منظم روایت کا حصہ بنی تو یہ خط نسبتاً لچک دار، نرم اور رواں نظر آتا ہے۔ حروف کی اشکال میں وہ توازن اور جیومیٹری ابھی موجود نہیں تھی جو بعد میں کوفی رسم الخط میں نمایاں ہوئی۔ اسی لیے بعض محققین اس کو "transitional script" بھی قرار دیتے ہیں کیونکہ یہ ایک طرف قدیم عربی تحریر سے جڑا ہے اور دوسری طرف کوفی خط کے ابتدائی خدوخال اس میں جھلکنے لگتے ہیں[26]۔

حجازی ان اولین خطوط میں شامل ہے جن میں مشَق[27] (Mashq) اور کوفی (Kufic) بھی آتے ہیں۔ اس سے پہلے قدیم شمالی عربی (Ancient North Arabian) اور جنوب عربی (South Arabian) خطوط رائج تھے، جو حروف کی ساخت اور صَرفی اصولوں میں بالکل مختلف تھے۔ خطی اعتبار سے حجازی خط دیگر عربی خطوط کے مقابلے میں نسبتاً زاویہ دار (angular) ہے اور عموماً دائیں جانب کو مائل ہوتا ہے۔ اس رسم الخط میں نقطے یا حرکات موجود نہیں تھے جو حروفِ علت اور اصوات (vowels) کو ظاہر کریں، تاہم بعض اوقات حروفِ صحیح (consonants) میں امتیاز کے لیے ان کے اوپر ہلکی لکیر یا ڈیش (dashes) لگائی جاتی تھی[28]۔

حجازی رسم الخط کا مرکزی جغرافیائی دائرہ حجاز تھا، بالخصوص مکہ اور مدینہ، جہاں قرآنی کتابت کے اولین مراکز قائم ہوئے۔ بعد ازاں یہ خط مدینہ سے شمالی عرب اور جزوی طور پر شام کے علاقوں میں بھی پہنچا، مگر اس کی اصل پہچان حجاز ہی رہی۔ بعض ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ حجازی خط میں پائی جانے والی غیر یکسانی (irregularity) اور مائل پن (slant) مکہ و مدینہ کے کاتبین کی روایتی طرزِ تحریر کا نتیجہ تھا، جو زیادہ تیزی سے لکھنے کی عملی ضرورت کے تحت پروان چڑھا[29]۔

حجازی رسم الخط کی سب سے نمایاں بصری خصوصیت حروف کا دائیں سے بائیں ہلکا سا مائل ہونا ہے، جو اسے بعد کے سیدھے اور جیومیٹرک کوفی خط سے ممتاز کرتا ہے۔ سطور اکثر غیر متوازی (non-uniform) ہوتی ہیں اور baseline میں ہلکا سا خم یا ڈھلوان پایا جاتا ہے۔ حروف کا تناسب (letter proportion) عام طور پر مختصر اور محدود افقی پھیلاؤ (limited

26 Alba Fedeli, "*The Prophet's Uthmanic Codex? The Reception of the Birmingham Qur'anic Manuscript between Academia and the Media*," Qur'anic Studies Today, ed. Angelika Neuwirth and Michael Sells (London: Routledge, 2017), 29–48.

27 مشق (Mashq) عربی رسم الخط کا ایک قدیم اسلوب ہے جس کا لغوی مطلب "کھینچنا" یا "طول دینا" ہے، اور اس میں حروف، خصوصاً افقی اسٹروکس، کو غیر معمولی طور پر لمبا کھینچا جاتا ہے۔ یہ طرزِ تحریر قبل از اسلام اور اوائل اسلام میں رائج رہا اور قرآن مجید کے ابتدائی نسخوں میں، خاص طور پر پہلی صدی ہجری کے کچھ حجازی مخطوطات میں، اس کے آثار ملتے ہیں۔ مشق خط میں سطور کی ترتیب نسبتاً غیر متوازی ہوتی ہے، نقطے اور اعراب عموماً غیر موجود یا بعد میں شامل کیے جاتے ہیں، اور تحریر کا مقصد تیزی اور روانی کے ساتھ کتابت تھا نہ کہ مکمل جیومیٹرک توازن پیدا کرنا۔ یہ اسلوب خطاطی کے ارتقائی سفر میں حجازی اور بعد کے کوفی خطوط کے درمیان ایک عبوری مرحلہ سمجھا جاتا ہے۔

28 François Déroche, "*Les origines du manuscrit coranique: le témoignage des manuscrits anciens," in Les origines du Coran, le Coran des origines*, ed. François Déroche (Paris: Académie des Inscriptions et Belles-Lettres, 2013), 87–90.

29 Sheila S. Blair, *Islamic Calligraphy* (Edinburgh: Edinburgh University Press, 2006), 101–103.

(horizontal elongation رکھتا ہے۔ الف، لام، اور کاف جیسے عمودی حروف دبلے اور لمبائی میں نسبتاً کم ہوتے ہیں، جبکہ نون، یا، اور قاف کی دم نیچے کی طرف جھک کر مڑتی ہے۔ نقطے اور اعراب یا تو بالکل نہیں ہوتے یا بعد میں کسی اور ہاتھ later hand) نے شامل کیے ہوتے ہیں۔ یہ سادہ جمالیات اس بات کا پتہ دیتی ہے کہ ابتدائی دور میں قرآنی متن کی کتابت میں رفتار اور پیغام کی ترسیل کو آرائشی توازن پر ترجیح دی جاتی تھی۔

حجازی خط کے معروف نمونے اور موجودہ مقامات:

آج حجازی رسم الخط کے نادر نمونے دنیا کے مختلف علمی مکاتب اور عجائب گھروں میں محفوظ ہیں۔ ان میں سب سے مشہور یمن کا "صنعا مخطوطہ (Ṣanʿāʾ manuscript) " ہے، جس کا lower text حجازی خصوصیات رکھتا ہے اور جس کی کاربن ڈیٹنگ کے نتائج پہلی صدی ہجری کے وسط کی طرف اشارہ کرتے ہیں[30]۔ ایک اور اہم مثال پیرس اور سینٹ پیٹرزبرگ میں محفوظ "Parisino-Petropolitanus" مخطوطہ ہے، جو کئی جلدوں میں تقسیم ہو کر مختلف کلیکشنز میں موجود ہے، مگر خطاطی کے تجزیے سے اس کا تعلق بھی ابتدائی حجازی روایت سے جوڑا جاتا ہے[31]۔ برمنگھم یونیورسٹی کی لائبریری میں محفوظ دو مشہور فولیو بھی حجازی خط میں ہیں، جن کی سائنسی جانچ انہیں ممکنہ طور پر رسول اکرم ﷺ کے قریبی عہد میں رکھتی ہے۔ یہ نمونے نہ صرف بصری طور پر اہم ہیں بلکہ ابتدائی قرآنی متن کے متنی وکتابی ارتقاء کے براہِ راست شواہد بھی فراہم کرتے ہیں۔

حجازی رسم الخط کی تشریح اور اس کی تاریخی درجہ بندی پر ماہرین میں کئی آراء ہیں۔ François Déroche نے اپنی درجہ بندی میں حجازی کو ایک "script family" کے طور پر پیش کیا ہے جس میں کئی ذیلی طرزیں موجود ہیں—بعض زیادہ مائل، بعض کم؛ بعض میں baseline میں زیادہ غیر یکسانی، بعض میں نسبتاً کم ہیں[32]۔ Alba Fedeli نے حجازی اور کوفی کے بیچ عبوری خطوط کی نشاندہی کرتے ہوئے یہ استدلال دیا کہ حجازی کا ارتقاء خطاطی کے جمالیاتی دباؤ اور عملی کتابت کی رفتار دونوں کا نتیجہ تھا[33]۔ Behnam Sadeghi کا کہنا ہے کہ حجازی کی غیر یکسانی اور نقطوں کی کمی اس بات کی طرف اشارہ کرتی

30 Behnam Sadeghi and Mohsen Goudarzi, "*Ṣanʿāʾ and the Origins of the Qurʾān*," Der Islam 87, no. 1–2 (2012): 1–129.

31 François Déroche, *Le codex Parisino-petropolitanus*, 25–30.

32 Ibid.

33 Alba Fedeli, "*The Prophet's Uthmanic Codex? The Reception of the Birmingham Qur'anic Manuscript between Academia and the Media*," in Qur'anic Studies Today, ed. Angelika Neuwirth and Michael Sells (London: Routledge, 2017), 29–48.

ہے کہ اس زمانے میں قاری (reader) کی تربیت اتنی تھی کہ وہ بغیر اعراب کے متن کو درست پڑھ سکتا تھا، اس لیے خط کی بصری "کمزوری" دراصل فنِ قراءت کی زبانی قوت کی دلیل ہے[34]۔

ان مباحث سے یہ واضح ہوتا ہے کہ حجازی رسم الخط نہ صرف ایک خطی روایت ہے بلکہ یہ ایک زندہ سماجی و مذہبی روایت کی علامت بھی ہے، جو ابتدائی اسلامی عہد کی فکری، لسانی اور جمالیاتی ترجیحات کا عکاس ہے۔ اس کا مطالعہ ہمیں یہ سمجھنے میں مدد دیتا ہے کہ کس طرح قرآن کے متن کو اس کی نزولی اور تدوینی تاریخ میں بصری شکل دی گئی اور یہ شکلیں اسلامی تہذیب کے ابتدائی فکری نقش میں کیسے راسخ ہو گئیں۔

2۔ کوفی رسم الخط (Kufic Script):

کوفی رسم الخط قرآنی کتابت کے اولین منظم اسالیب میں سے ایک ہے، جو پہلی صدی ہجری کے آخر اور دوسری صدی ہجری کے آغاز میں اپنی مکمل شناخت کے ساتھ سامنے آیا۔ اس کا نام کوفہ شہر سے منسوب ہے جو اس دور میں علمی مرکز، فقہی مکاتب، اور ریاستی کاتبین کے لیے شہرت رکھتا تھا[35]۔ یہ خط صرف قرآن مجید کی کتابت تک محدود نہ رہا بلکہ مساجد، محرابوں، سکوں، اور یادگاری کتبوں پر بھی استعمال ہوا، اور جلد ہی اسلامی تہذیب کی علامت (visual emblem) میں تبدیل ہو گیا[36]۔ کوفی خط کا ارتقاء حجازی اور دیگر ابتدائی خطوط سے ہوا، مگر اس نے جیومیٹرک اصولوں پر مبنی ایک نیا اسلوب اختیار کیا۔ پہلی صدی کے اختتام تک baseline تقریباً بالکل سیدھی، حروف زیادہ متوازن، اور افقی پھیلاؤ نمایاں ہو گیا۔ عباسی عہد میں سرکاری سرپرستی نے کوفی خط کو نہ صرف ایک مذہبی متن کے خط کے طور پر بلکہ فنِ تعمیر اور آرائشی جمالیات کے مرکزی عنصر کے طور پر بھی پروان چڑھایا[37]۔

کوفی خط کی بنیادی خصوصیات میں زاویہ دار اور مستطیل نما حروف، افقی ترتیب اور جمالیاتی توازن شامل ہیں[38]۔ اس کے کئی ذیلی انداز رائج ہوئے، جیسے مربع کوفی، آرائشی کوفی، اور گرہ دار کوفی، جن میں سے ہر ایک نے فنونِ لطیفہ اور اسلامی طرزِ تعمیر میں الگ پہچان بنائی۔ مغربی علمی روایت میں "کوفی" کی اصطلاح کو پہلی مرتبہ مغربی مولفین میں جیکب جارج کر سچن

34 Behnam Sadeghi and Uwe Bergmann, "*The Codex of a Companion of the Prophet and the Qurʾan of the Prophet*," Arabian Archaeology and Epigraphy 21, no. 2 (2010): 113–155.

35 François Déroche, *The Abbasid Tradition: Qurʾans of the 8th to the 10th Centuries AD* (London: Nour Foundation in association with Azimuth Editions and Oxford University Press, 1992), 35–40.

36 Sheila S. Blair, *Islamic Calligraphy* (Edinburgh: Edinburgh University Press, 2006), 120–125.

37 Alain George, *The Rise of Islamic Calligraphy* (London: Saqi Books, 2010), 55–60.

38 "*The Development and Spread of Calligraphic Scripts*," Heilbrunn Timeline of Art History, The Metropolitan Museum of Art, 2020, https://www.metmuseum.org/toah/hd/cali/hd_cali.htm.

ایڈلر نے متعارف کرایا، جبکہ بعض محققین کے نزدیک یہ صرف ایک خط نہیں بلکہ خطاطی کا ایسا اسلوب ہے جس میں فن، نزاکت اور حسن کی تجلیات سب سے واضح طور پر نمایاں ہوتی ہیں[39]۔

کوفی رسم الخط کی تاریخی اہمیت کے ساتھ ساتھ اس کی بعض منفرد مثالیں بھی آج محفوظ ہیں، جیسے نیلا قرآن، جو نیلے رنگ سے رنگے گئے رَق پر سنہری روشنائی سے لکھا گیا ہے اور اس کی تاریخ وماخذ پر علمی بحث جاری ہے[40]۔ یہ اسلوب نہ صرف قرآنی متن کی کتابت میں معیاری شناخت فراہم کرتا رہا بلکہ اس کے جیومیٹرک اور آرائشی عناصر نے یورپی فنون میں بھی Psudo-Kofic کی صورت میں اثرات چھوڑے[41]۔ جیسا کہ سلوہ ابراہیم توفیق الامین کہتی ہیں: "یہ اسلامی دور کا پہلا ایسا خط ہے جس میں فن، نزاکت اور حسن کا امتزاج سب سے نمایاں طور پر سامنے آیا۔ اس طرح کوفی رسم الخط اسلامی تہذیب کی منفرد اور خطی تاریخ میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے"[42]۔

کوفی رسم الخط کی بنیادی پہچان اس کی جیومیٹرک ساخت اور زاویہ دار اشکال ہیں، جن میں سیدھی لکیریں، عمودی و افقی امتداد، اور خطاطی کی فنی ترتیب شامل ہے[43]۔ اس کے ابتدائی نمونوں میں حروفِ صحیح (consonants) کی تمیز کے لیے نقطے یا اعراب موجود نہیں تھے، اس لیے "ب"، "ت" اور "ث" جیسے حروف ایک ہی شکل رکھتے تھے[44]۔ بعد میں، نویں اور دسویں صدی عیسوی کے اوائل میں، قرآنی مخطوطات میں سورت کے عنوانات کو نمایاں کرنے کے لیے انہیں سنہری حروف میں لکھا جانے لگا، جن کے ساتھ حاشیے میں پام کی شکل کے آرائشی نمونے (palmettes) شامل کیے جاتے تھے[45]۔ ایلین جارج (Alain George) کے مطابق، کوفی مخطوطات میں صفحے پر سطور کی تعداد یکساں اور متوازی ہوتی تھی، حالانکہ یہ مخطوطات بغیر کسی حک بندی (ruling) کے لکھے جاتے تھے، اور یہ تکنیکی مہارت کی ایک غیر معمولی مثال ہے[46]۔ ایک

39 Salwa Ibraheem Tawfeeq Al-Amin, "*The Origin of the Kufic Script*," Magazine of Historical Studies and Archaeology 53 (2016): 3–6.

40 Arianna D'Ottone Rambach, "*The Blue Koran: A Contribution to the Debate on Its Possible Origin and Date,*" Journal of Islamic Manuscripts 8, no. 2 (2017): 127–143.

41 "*Kūfic Script*," Encyclopædia Britannica, last modified 2022, https://www.britannica.com/topic/Kufic-script.

42 Salwa Ibraheem Tawfeeq Al-Amin, "*The Origin of the Kufic Script*," Magazine of Historical Studies and Archaeology 53 (2016): 3–6.

43 Enis Timuçin Tan, "*A Study of Kufic Script in Islamic Calligraphy and Its Relevance to Turkish Graphic Art Using Latin Fonts in the Late Twentieth Century*" (master's thesis, Marmara University, 1999), 42. ; Alain George, The Rise of Islamic Calligraphy (London: Saqi Books, 2010), 55–60.

44 S. M. V. Mousavi Jazayeri, Perette E. Michelli, and Saad D. Abulhab, *A Handbook of Early Arabic Kufic Script: Reading, Writing, Calligraphy, Typography, Monograms* (New York: Blautopf Publishing, 2017), 8–12.

45 Marcus Fraser, *Ink and Gold: Islamic Calligraphy* (London: Nour Foundation, 2006), 28, 46.

46 Alain George, *The Rise of Islamic Calligraph*, 55–60.

شاندار مثال بلیو قرآن (Blue Qur'an) ہے، جو سنہری روشنائی میں انڈیگو رنگے ہوئے رَق پر لکھا گیا ہے، اور اسے ابتدائی فاطمی یا عباسی ادوار[47] سے منسوب کیا جاتا ہے۔

آٹھویں صدی سے ہی کوفی رسم الخط کا آرائشی استعمال (Ornamental Kufic) اسلامی فنون کا ایک اہم جزو بن گیا، جیسے قرآنی سرخیوں، سکّہ سازی، یادگاری کتبوں، مٹی کے برتنوں، عمارتوں اور ٹیکسٹائل پر استعمال کیا گیا[48]۔ سکّہ سازی نے اس خط کی ترقی میں خاص کردار ادا کیا؛ عباسی دور کے سکّوں پر حروف کے اسٹروک بالکل سیدھے اور منحنیات جیومیٹرک دائرہ نما ہو گئے تھے[49]۔ ایران میں اس خط کی اسکوائر کوفی (Square Kufic) یا بنائی خط (Banna'i script) شکل نے بارہویں صدی میں جنم لیا، جہاں اسے اینٹوں اور ٹائلوں کے ذریعے عمارتوں پر کندہ کیا جاتا تھا[50]۔ اسی طرز میں ایران میں بعض عمارتوں کو مکمل طور پر ایسے ٹائلوں سے ڈھانپا گیا جو اللہ، محمد ﷺ اور علیؓ کے نام مربع کوفی میں تحریر کرتے ہیں۔ مزید یہ کہ Pseudo-Kufic یورپی فنون میں قرونِ وسطیٰ اور نشاۃ ثانیہ کے ادوار میں اسلامی خطاطی کی نقالی کے طور پر استعمال ہوا[51]۔

اقسام (Types of Kufic Script)

1۔ ابتدائی عباسی کوفی خط: سادہ، غیر آرائشی مگر جیومیٹرک ساخت والا کوفی، آٹھویں اور نویں صدی کے مصاحف میں عام۔ اس میں حروف بڑے مگر تناسب میں سختی سے بندھے ہوئے ہوتے ہیں۔

2۔ آرائشی کوفی: اس طرز میں حروف کے گرد یا اندر پھولوں، پتوں اور نباتاتی آرائش کا اضافہ ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر دسویں صدی کے بعد کے نسخوں میں نظر آتا ہے۔

گرہ بند کوفی خط (Knotted Kufic): اس میں حروف گرہوں کی طرح ایک دوسرے میں لپٹتے ہیں، جس سے بصری پیچیدگی اور آرائش میں اضافہ ہوتا ہے۔

4۔ مربعی کوفی خط: Square (Bannā'ī) Kufic جیومیٹرک بلاکس یا مربع اشکال میں تحریر، عموماً عمارتوں، ٹائل ورک، اور قالینوں میں دیکھی جاتی ہے۔

47 Marcus Fraser, *Ink and Gold: Islamic Calligraphy* (London: Nour Foundation, 2006), 28, 46.

48 Eva Wilson, *Islamic Designs for Artists and Craftspeople* (New York: Dover Publications, 1988), 11.

49 Maryam Ekhtiar, "*Tiraz: Inscribed Textiles from the Early Islamic Period*," Heilbrunn Timeline of Art History, The Metropolitan Museum of Art, July 2015, https://www.metmuseum.org/toah/hd/tira/hd_tira.htm.

50 Mamoun Sakkal, "*Principles of Square Kufic Calligraphy*," Hroof Arabiyya 4 (2004): 4–12.

51 Jonathan M. Bloom and Sheila S. Blair, *The Grove Encyclopedia of Islamic Art and Architecture* (Oxford: Oxford University Press, 2009), 101, 131, 246.

5۔ مشرقی کوفی خط:Eastern Kufic یہ گیارہویں صدی میں مشرقی اسلامی دنیا میں رائج ہوا۔ اس میں حروف باریک اور نرم انداز میں لکھے جاتے ہیں، بعض اوقات اضافی آرائشی عناصر کے ساتھ۔

درج ذیل میں کوفی خط کی اقسام کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے:

ابتدائی عباسی دور کا کوفی خط: سامنے دکھائی دینے والا قرآنی فولیو جہاں واضح زاویہ دار خطوط اور افقی پھیلاؤ نظر آتا ہے، جو Early Abbasid Kufic کی نمائندہ خصوصیات ہیں)[52]۔	 University of Michigan Museum of Art [UMMA], 2025[53]

آرائشی کوفی(Floriated Kufic) یہ تصویر کوفی رسم الخط کی ایک آرائشی شکل **فلوریٹڈ کوفی** کو ظاہر کرتی ہے، جس میں حروف کے گرد اور اندر پودوں اور پھولوں کی شکل کے نقوش بنائے گئے ہیں۔ یہ طرزِ کتابت بنیادی طور پر قرآنی سرخیوں، کتبوں، اور فنِ تعمیر کی آرائش میں استعمال ہوتی رہی ہے، خاص طور پر عباسی اور فاطمی ادوار میں۔ فلوریٹڈ کوفی میں آرائشی نقوش کا مقصد صرف جمالیاتی حسن میں اضافہ نہیں بلکہ متن کو فنونِ لطیفہ کے تناظر میں ایک بصری مرکزیت دینا بھی ہے[54] ۔ یہ طرز اسلامی خطاطی میں	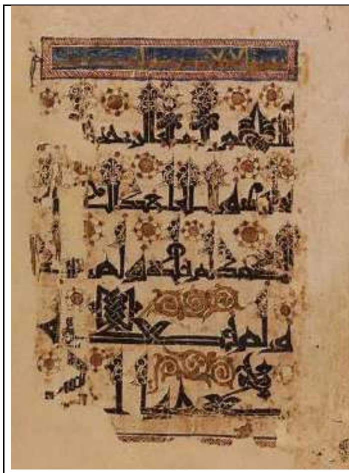 Alamy. Floriated Kufic

52 François Déroche, *The Abbasid Tradition: Qurʾans of the 8th to the 10th Centuries AD*, Plate 8, 35–36.

53 *Qur'an Folio in Early Abbasid Kufic Script, 9th century CE*, parchment, The Metropolitan Museum of Art, Accession Number 2004.88, https://www.metmuseum.org/art/collection/search/727530.

54 Alamy, "*Floriated Kufic Script in Islamic Manuscript Art*" [photograph], accessed August 10, 2025, https://www.alamy.com.

script in Islamic manuscript art [Photograph].	نباتاتی آرائش (vegetal ornamentation) کے آغاز کی ایک شاندار مثال ہے، جو بعد میں مختلف خطاطیاتی اسالیب میں ضم ہو گئی۔

 Qur'an Manuscript Leaf in[56] Kufic Script with Decorative Border," 9th–10th century	**تزئینی سرحد کے ساتھ کوفی متن** یہ تصویر کوفی رسم الخط کی ایک نفیس مثال پیش کرتی ہے جس میں متن کے گرد **تزئینی سرحد** (decorative border)بنائی گئی ہے۔ اس میں جیومیٹرک اشکال (geometric patterns) اور حروف کے اندر یا گرد نقطہ و حرکت (diacritical marks & vowel signs)کا خوبصورت امتزاج موجود ہے۔ اس طرز میں سرحدی آرائش متن کو فریم کی صورت فراہم کرتی ہے، جس سے خطاطی کا جمالیاتی تاثر اور معنوی وقار دونوں میں اضافہ ہوتا ہے[55]۔ اس قسم کا اسلوب خاص طور پر عباسی دور کے قرآنی مخطوطات اور فنِ تعمیر کی تحریروں میں نظر آتا ہے، جہاں جیومیٹری اور آرائشی ڈیزائن اسلامی بصری ثقافت کی پہچان بن چکے تھے۔

[55] Blair, S. S. (2006). *Islamic Calligraphy* (p. 104). Edinburgh: Edinburgh University Press. ISBN 978-0-7486-1212-3.

56 *"Qur'an Manuscript Leaf in Kufic Script with Decorative Border,"* 9th–10th century, ink and color on parchment, The Metropolitan Museum of Art, https://www.metmuseum.org.

فلوریٹڈ "New Style" کوفی

یہ تصویر **فلوریٹڈ "نیو اسٹائل" کوفی** کی ایک اعلیٰ مثال پیش کرتی ہے، جس میں حروف کے گرد اور اندر پودوں اور پھولوں کی آرائش (floriated ornamentation) کے ساتھ ساتھ عمودی توازن (vertical balance) کا بھی خاص خیال رکھا گیا ہے۔ اس طرز میں کوفی کے روایتی جیومیٹرک ڈھانچے کو نرم نباتاتی نقش و نگار کے ساتھ ہم آہنگ کیا گیا ہے، جو نہ صرف بصری حسن کو بڑھاتا ہے بلکہ متن کو فنکارانہ مرکزیت بھی دیتا ہے ۔ یہ اسلوب عباسی دور کے اواخر اور فاطمی عہد کے دوران قرآنی سرخیوں، کتبوں اور فنِ تعمیر میں خصوصی طور پر استعمال ہوتا رہا۔

Metropolitan Museum of Art. Floriated “New Style” Kufic script example.[57]

کوفی رسم الخط نے اپنی ابتدائی شناخت پہلی صدی ہجری کے آخر سے دوسری صدی کے آغاز میں کوفہ سے حاصل کی، جہاں اسلامی سلطنت کے علمی و ادبی مراکز پروان چڑھے۔ اس نے حجازی رسم الخط کی غیر متوازن ساخت سے ایک منظم، جیومیٹرک اور پابند جمالیات کی سمت منتقلی شروع کی[58]۔ ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ کوفی خط تہذیبِ اسلامی کی ایک ادبی علامت بھی تھا اور متنی اسلوب بھی۔

کوفی رسم الخط کے معروف نمونے:

57 *“Folio from a Qur’an in Floriated ‘New Style’ Kufic Script,” late 10th–early 11th century, ink, color, and gold on parchment*, The Metropolitan Museum of Art, accessed August 10, 2025, https://www.metmuseum.org.

58 Alain George, *The Rise of Islamic Calligraphy* (London: Saqi Books, 2010), 55–60.

1۔ بلیو قرآن (Blue Qur’an):

Leaf from the Blue Quran showing Sura 30:

28–32, Metropolitan Museum of Art, New York.

Folio from the so- (2011)Marie-Lan Nguyen

called Blue Qur'an (sura 30:28-32), Fatimid artwork.

بلیو قرآن ایک نادر اور شاہی قرآنی نسخہ ہے جس میں سونے کے کوفی حروف نیلے رنگ سے رنگے گئے رَق (parchment) پر تحریر کیے گئے ہیں[59]۔ یہ نسخہ اسلامی فنِ کتابت اور ثقافت کا ایک اعلیٰ ترین نمونہ ہے، جسے عام طور پر ابتدائی فاطمی یا عباسی دربار سے منسوب کیا جاتا ہے[60]۔ رامباخ کے مطابق، اس کی تیاری میں شامل مادی اخراجات، سیاسی وقار اور فنی مہارت اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ یہ کسی نہایت طاقتور اور متمول حکمران کے حکم پر تیار کیا گیا تھا[61]۔

2۔ تاشقند / سمرقند قرآن (Samarkand/Tashkent Qur’an):

Surah Al-Anbiya Ayah 105-110 from the Samarkand Kufic Quran in the Metropolitan Museum of Art

تاشقند قرآن، جسے سمرقند کوفی قرآن بھی کہا جاتا ہے، ایک بڑے سائز کا کوفی رسم الخط میں تحریر شدہ قرآنی نسخہ ہے جو ازبکستان اکیڈمی آف سائنسز میں محفوظ ہے۔ فرانسوا ڈیروش (François Déroche) اور دیگر محققین نے اس کے کوفی خط، مواد اور کتابت کے تجزیے کی بنیاد پر اسے عباسی دور کے اواخر آٹھویں یا اوائل نویں صدی عیسوی میں تیار شدہ قرار دیا ہے[62]۔

---

59 Marie-Lan Nguyen, *“Folio from the So-Called Blue Qur’an (Sura 30:28–32),”* photograph, 2011, Wikimedia Commons, https://commons.wikimedia.org/wiki/File:Blue_Quran_folio.jpg.

60 Arianna D’Ottone Rambach, *“The Blue Koran: A Contribution to the Debate on Its Possible Origin and Date,”* Journal of Islamic Manuscripts 8, no. 2 (2017): 127–143.

61 Marcus Fraser, *Ink and Gold: Islamic Calligraphy*, pp. 28, 46.

62 François Déroche, *Catalogue des manuscrits arabes. Deuxième partie: Manuscrits musulmans*, Tome I, 1. Les manuscrits du Coran. Aux origines de la calligraphie coranique (Paris: Bibliothèque Nationale, 1983), 41–45.

اس نسخے کا تاریخی اور بصری حجم اسے نہ صرف قرآنی کتابت کا نادر نمونہ بناتا ہے بلکہ یہ اسلامی مادی ثقافت کے مطالعے کے لیے بھی بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔

3۔ توپ کاپی نسخہ (Topkapi Manuscript):

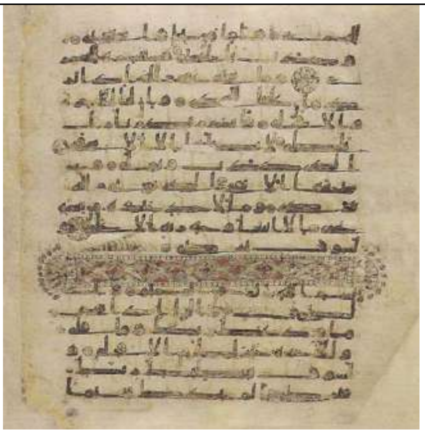

https://archive.org/details/Q_M_3thmani

Topkap1 manuscript of the Quran, written around 800 CE, folio with Sura 92:8–93:6

توپ کاپی نسخہ استنبول کے توپ کاپی محل کی لائبریری میں محفوظ ایک اہم قرآنی مخطوطہ ہے (Shelf mark: Topkapi Palace Museum Library, MSS. H.S. 44/32)۔ اگرچہ روایتی طور پر اسے حضرت عثمانؓ کے مصحف سے منسوب کیا جاتا ہے۔ اس نسخے میں کوفی خط کی پختہ، متوازن اور جمالیاتی خصوصیات نمایاں ہیں، اور یہ عباسی عہد کے فنِ کتابت کا ایک معیاری نمونہ سمجھا جاتا ہے۔ محققین پر متفق ہیں کہ کوفی جمالیات، اقتدار اور مذہبی وقار کی علامت تھا[63]۔

حجازی اور کوفی کا تقابلی مطالعہ (Comparative Study of Hijazi and Kufic Scripts)

قرآنی مخطوطات کی ابتدائی دو بڑی خطاطی روایات — حجازی اور کوفی — نہ صرف کتابت کی جمالیات کی نمائندہ ہیں بلکہ اسلامی تہذیب کی فکری، لسانی اور تاریخی ترجیحات کی عکاس بھی ہیں۔ یہ دونوں خطوط ایک ہی دینی اور ثقافتی پس منظر سے نکلے، مگر ان کی بصری ساخت (visual structure)، تحریری اصول (scribal norms)، اور جمالیاتی سمت (aesthetic orientation) میں واضح فرق پایا جاتا ہے[64]۔ ان کا تقابلی مطالعہ ہمیں یہ سمجھنے میں مدد دیتا ہے کہ کس طرح اسلامی کتابت نے ابتدائی صدیوں میں ایک سے دوسری شکل کی طرف ارتقائی سفر کیا، اور اس میں کون سے عوامل کارفرما تھے۔

ساختی فرق (Structural Differences):

63 Tayyar Altıkulaç, "*The Topkapi Mushaf and Its Paleographic Features*," in Studies in Qur'anic Manuscripts, (Istanbul: IRCICA, 2009), 45–78.

64 Alain George, *The Rise of Islamic Calligraphy*, 55–65.

حجازی خط میں baseline غیر متوازی (non-uniform) اور بعض اوقات دائیں سے بائیں ہلکا سا مائل (slanted) ہوتا ہے۔ حروف کی اونچائی اور چوڑائی میں یکسانیت کم ہوتی ہے، اور اکثر سطور ایک دوسرے سے ہلکا سا اوپر نیچے دکھائی دیتی ہیں۔ عمودی حروف جیسے الف اور لام پتلے اور مختصر ہوتے ہیں جبکہ حروف کے آخر میں دم (descenders) مڑ کر نیچے کی طرف جھکتی ہیں۔ یہ خصوصیات اس خط کو زیادہ "رواں (cursive)" اور غیر رسمی بناتی ہیں۔ کوفی خط میں baseline بالکل سیدھی اور مستحکم ہوتی ہے، حروف کے تناسب میں جیومیٹرک سختی ہوتی ہے، اور افقی پھیلاؤ (horizontal elongation) نمایاں ہوتا ہے۔ الف اور لام جیسے عمودی حروف موٹے اور مضبوط ہوتے ہیں، جبکہ تمام اسٹروکس کے زاویے واضح اور مقررہ تناسب کے مطابق ہوتے ہیں۔[65]

حجازی مخطوطہ- برمنگھم قرآن، folio Ms. Mingana Islamic Arabic 1572a)— غیر متوازی baseline اور مائل حروف (Déroche, 2009)۔	عباسی دور کا کوفی folio (British Library Or.2165) — سیدھی baseline اور واضح جیومیٹرک تناسب (Blair, 2006)۔
Seventh-century Quran manuscript held by the University of Birmingham. Folio 2 recto (left) and folio 1 verso (right). Folio 2 (left) from the end of Chapter 19 to the beginning of Chapter 20. Folio 1 (right) from chapter 18 verse 23 to verse 31	Codex B. L. Or. 2165 01 Page from the B. L. Or. 2165 codex.

اولین حجازی اور کوفی رسوم میں نقط واعراب کا استعمال (Use of Diacritics and Vowel Marks):

65 Alba Fedeli, *Early Qur'ānic Manuscripts, Script and Text* (Berlin: De Gruyter, 2017), 45-50.

ابتدائی حجازی نسخوں میں نقطے اور اعراب یا تو بالکل موجود نہیں تھے یا بعد میں کسی اور کاتب (later hand) نے شامل کیے ہوتے۔ یہ اس بات کا اشارہ ہے کہ پہلی صدی ہجری کے قاری قرآن کے متن کو مشافہت اور سماعی روایت کے ذریعے اخذ کرتے تھے، اس لیے بصری اشاروں (visual cues) کی ضرورت کم تھی۔ کوفی خط میں ابتدائی طور پر نقطے اور اعراب کم تھے، مگر دوسری صدی ہجری کے وسط سے عباسی دور میں نقطہ گذاری اور مکمل اعراب کا اضافہ شروع ہوا، بالخصوص جب قرآن مجید غیر عرب علاقوں میں پڑھا جانے لگا اور قاری کے لیے بصری معاونت کی ضرورت بڑھی۔ بعض کوفی نسخوں میں اعراب اور آیات کی تقسیم کے لیے سنہری یا سرخ رنگ کے نشانات شامل کیے گئے، جس سے نہ صرف قراءت آسان ہوئی بلکہ مصاحف کی جمالیات میں بھی اضافہ ہوا[66]۔

مصاحف میں سطر بندی، ترتیب اور خطاطیاتی جمالیات(Arrangement and Aesthetics):

حجازی مصاحف میں سطور قریب قریب ہوتی ہیں، margins سادہ ہوتے ہیں، اور صفحہ آرائی (page layout) میں آرائشی عناصر تقریباً نہیں ہوتے۔ اس دور کی ترجیح، پیغام کی ترسیل اور کتابت کی تیزی تھی۔ صفحات نسبتاً چھوٹے سائز کے اور جلد بندی سادہ تھی۔ جب کہ کوفی مصاحف میں سطور کے درمیان کھلا فاصلہ، بڑے folios ، اور اکثر آرائشی حاشیے پائے جاتے ہیں۔ عباسی دور میں بعض نسخوں میں آیات اور سورتوں کی تقسیم کے لیے سنہری دائرے، نباتاتی ڈیزائن، یا جیومیٹرک فریم شامل کیے گئے۔ اس کا مقصد نہ صرف قراءت میں آسانی پیدا کرنا تھا بلکہ متن کو ایک **شاہی اور رسمی وقار** دینا بھی تھا[67]۔

پہلو	حجازی(Hijazi)	کوفی(Kufic)
نقطہ و اعراب	نہ ہونے کے برابر یا بعدی	رنگین نقطے + علامات (سرخ/سبز)
بصری منفردیت	سادگی اور روانی	سطر بندی، آرائش، اور بصری ترتیب
قراءات	زبانی روایت پر انحصار	بصری نشانات، نقطے نے قراءت میں آسانی پیدا کی

انتقالی خطوط اور ان کی پہچان(Transitional Scripts):

66 Behnam Sadeghi and Uwe Bergmann, "*The Codex of a Companion of the Prophet and the Qurʾān of the Prophet*," Arabian Archaeology and Epigraphy 21, no. 2 (2010): 113–155.

67 Jonathan M. Bloom, *Arts of the City Victorious: Islamic Art and Architecture in Fatimid North Africa and Egypt* (New Haven: Yale University Press, 2007), 82–85.

حجازی سے کوفی کی طرف منتقلی ایک تدریجی عمل تھا۔ نیم حجازی (semi-Hijazi) مخطوطات میں baseline سیدھی ہونے لگتی ہے، مگر حروف میں ابھی بھی مائل پن موجود ہوتا ہے۔ اسی طرح ابتدائی کوفی (early Kufic) میں جیومیٹرک تناسب نمایاں ہو جاتا ہے، مگر اعراب اور آرائش محدود رہتی ہے۔

Alba Fedeli (2017) نے ایسے مخطوطات کی مثالیں دی ہیں جن میں ایک ہی folio پر حجازی اور کوفی دونوں کے عناصر پائے جاتے ہیں، جیسے baseline کا سیدھا ہونا مگر حرفوں کی دموں کا مڑنا۔ یہ عبوری شکلیں اس بات کا قوی ثبوت ہیں کہ کاتبین ایک جمالیاتی تبدیلی کو رفتہ رفتہ اپنا رہے تھے، اور یہ تبدیلی اکثر علاقائی مراکزِ کتابت (scriptoria) میں متوازی طور پر ہو رہی تھی[68]۔

خلاصہ جدول(Summary Table):

پہلو	حجازی(Hijazi)	کوفی(Kufic)
Baseline	غیر متوازی، مائل	سیدھی اور مضبوط
حروف کا تناسب	عمودی کم، افقی محدود	افقی پھیلاؤ زیادہ
زاویہ	نرم، گول کنارے	سخت، جیومیٹرک زاویے
نقطہ و اعراب	کم یا بعد میں شامل	ابتدائی کم، بعد میں مکمل
صفحات کی ترتیب	سادہ، غیر آرائشی	وسیع وقفہ، آرائشی حاشیے
عبوری شکلیں	نیم حجازی	ابتدائی کوفی

C14 کاربن ڈیٹنگ و پیلیوگرافی کا تقابلی اطلاق، TEI/XML و ڈیجیٹل ڈیٹابیس کا کردار، فوٹوگرامٹری اور ہائی ریزولوشن امیجنگ:

قدیم قرآنی مخطوطات کی علمی تاریخ کے مطالعہ میں، محض خطی مشاہدہ کافی نہیں رہتا؛ مادّی سائنس (material science) اور ڈیجیٹل ہیومینیٹیز (digital humanities) کے بعض لازمی عناصر، اس مطالعے کو تجرباتی بنیاد، قابلِ پیمائش طریقہ کار اور کثیر علمی (interdisciplinary) جواز فراہم کرتے ہیں۔ اس باب میں تین سطحیں باہم مرتّب ہو کر ایک جامع تصویر بناتی ہیں، پہلی C14 کاربن ڈیٹنگ[69] اور اس کے نتائج اور پیلیوگرافی کے قیاسی/بصری شواہد کا باہمی موازنہ،

68 Alain George, *The Rise of Islamic Calligraphy*, 55–65.

69 John Delaney et al., *Radiocarbon Dating and the Study of Islamic Manuscripts* (Cambridge: Cambridge University Press, 2014), 55–70.

دوسرا TEI/XML کوڈنگ اور ڈیجیٹل ڈیٹا بیس کے معیارات کے ذریعے مخطوطاتی معلومات کی ساخت گری (data modeling)اور قابلِ اشتراک ترسیل، اور تیسرا ،فوٹوگرامٹری (Photogrammetry)، ریفلیکٹنس ٹرانسفار میشن امیجنگ (RTI)اور ہائی ریزولوشن/ملٹی-ہائپر اسپیکٹرل امیجنگ کے طریقوں سے لکھائی، رَق/کاغذ اور رنگ و روغن (pigments/binders)کی دریافت۔ ان تینوں محوروں کی ہم آہنگی سے ایسا تحقیقی فریم ورک بنتا ہے جو تاریخِ کتابت، تاریخِ متن اور تاریخِ مادّہ—تینوں کو ایک وحدت میں بدل کر مخطوط کے نتیجے کو یقینی بنا دیتا ہے[70]۔

رسم شناسی کے معاصر ماہرین:

قرآنی مخطوطات کی خَطی، مادی اور تاریخی تحقیق میں چند ممتاز ماہرین اور بین الاقوامی ادارے عالمی سطح پر نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں۔ ان میں کچھ محققین نے ابتدائی اسلامی خطوط جیسے حجازی اور کوفی کے ارتقائی مراحل کی تفصیل سے وضاحت کی، جبکہ کچھ نے مادی سائنس، کاربن-14ڈیٹنگ، اور ڈیجیٹل ہیومینیٹیز کے امتزاج سے نئے تحقیقی زاویے پیدا کیے۔

1. فرانسواڈیروش،François Déroche– فرانسیسی ماہرِ مخطوطات، قرآنی خطاطی اور اسلامی کوڈیکولوجی کے بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ اتھارٹی ہیں۔ انہوں نے عباسی دور کے کوفی مخطوطات، حجازی اور نیم حجازی خطوط کے ارتقا، اور مخطوطاتی صفحہ آرائی پر بنیادی نوعیت کی تحقیق پیش کی ہے۔ ان کی تصنیف Islamic Codicology آج بھی عربی رسم الخط کے مطالعات میں بنیادی حوالہ مانی جاتی ہے۔24 اکتوبر 1952 کو میٹز، فرانس میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے لیسے ایزی-چہارم (Lycée Henri-IV) میں ابتدائی تعلیم حاصل کی، پھر 1973 میں École Normale Supérieureمیں داخلہ لیا، جہاں انہوں نے کلاسیکی لٹریچر میں 1976 Agrégationاور مصرولوجی میں 1978 D.E.A.میں مکمل کیا۔ 1979 میں انہوں نے Bibliothèque nationale de Franceمیں بطور سائنسی ریزیڈنٹ کام شروع کیا، جہاں وہ قرآنی مخطوطات کی کیٹلاگ سازی کے ذمہ دار تھے۔ 1983 سے 1986 تک وہ انسٹیٹیوٹ فرانسیس برائے اناطولین اسٹڈیز، استنبول میں تدریس و تحقیق میں مصروف رہے اور بعد میں Geneva میں Max van Berchem Foundation سے وابستہ ہوئے۔ 1987 میں

70 Tom Malzbender, Dan Gelb, and Hans Wolters, *"Polynomial Texture Maps,"* Proceedings of the 28th Annual Conference on Computer Graphics and Interactive Techniques (SIGGRAPH), 2001, 519–528.

انہوں نے "Dedan/al-'Ulâ" پر اپنی پی ایچ ڈی مکمل کی، اور 1990 میں École Pratique des Hautes Études میں قرآنی تاریخ اور مخطوطاتی مطالعات کا شعبہ سنبھالا[71]۔

انہوں نے 2011 میں Académie des Inscriptions et Belles-Lettres کی رکنیت اختیار کی اور Society for the Study of Prehistoric, Ancient and Medieval Maghreb کے صدر بھی رہے۔

2015 سے وہ Collège de France میں "History of the Qur'an Text and Transmission" کے پروفیسر ہیں، جہاں وہ قرآنی متن کے تاریخی ارتقاء اور مخطوطاتی تاریخ پر تحقیق کر رہے ہیں۔

رسم شناسی کے اس موضوع پر فرانسوا ڈیروش کی درج ذیل تحقیقی خدمات قابل استفادہ ہیں:

- Islamic Codicology: An Introduction to the Study of Manuscripts in Arabic Script[72]
- Islamic Codicology (2006): عربی رسم الخط میں مخطوطات، مواد، صفحہ آرائی، جلد بندی اور تحریری تکنیک پر جامع رہنما[73]۔
- The Abbasid Tradition (1992): عباسی دور کے کوفی قرآنی نسخوں کی طرزِ کتابت کا تاریخی تجزیہ[74]۔
- Le Livre manuscrit arabe (2004) اور Qur'ans of the Umayyads (2014): اموی دور کے مصاحف کا تفصیلی جائزہ
- La transmission écrite du Coran dans les débuts de l'islam (2009): ابتدائی اسلامی مخطوطات اور Codex Parisino-petropolitanus پر مبنی تفصیلی مطالعہ[75]۔
- Le Coran, une histoire plurielle (2019) اور The One and the Many: The Early History of the Qur'an (2022): قرآنی متن کی تاریخ اور علمی روایت کا عصری مطالعہ ۔

71 Assouline, Pierre (2015). "François Déroche, fasciné par le Coran". L'Histoire. No. 415.

72 François Déroche, et al. *Islamic Codicology: An Introduction to the Study of Manuscripts in Arabic Script*. London: Al-Furqan Islamic Heritage Foundation, 2006.

73 François Déroche. *Le livre manuscrit arabe: Préludes à une histoire*. Paris: Bibliothèque Nationale de France, 2004.

74 François Déroche. *The Abbasid Tradition: Qur'ans of the 8th to the 10th Centuries AD*. London: Nour Foundation, in association with Azimuth Editions and Oxford University Press, 1992.

75 François Déroche. *La transmission écrite du Coran dans les débuts de l'islam: Le codex Parisino-petropolitanus*. Leiden: Brill, 2009.

مزید کئی کتب اور تحقیقی مقالات بھی ان کے نام سے شائع ہو چکے ہیں، جن میں قرآنی خطاطی، مادی ارتقاء، اور مخطوطاتی علامات پر گہرائی سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ Déroche نے اسلامی مخطوطات کے مطالعات میں "کوفی خط" کی عمومی اور غیر معین شناخت کو سائنسی بنیادوں پر واضح کیا۔ انہوں نے حجازی، اموی اور عباسی طرزِ کتابت کی الگ الگ تعریف و اقسام پیش کیں اور مخطوطاتی طبقات کی تفہیم کے لیے ایک باقاعدہ typology وضع کی، جو آج Corpus Coranicum جیسے بڑے تحقیقی منصوبوں کی بنیاد ہے۔

2. **Yasin Hamid Safadi**، عربی خطاطی کی تاریخ کے ماہر، نے اپنی کتاب Islamic Calligraphy میں نہ صرف حجازی اور کوفی بلکہ ثلث، نسخ اور دیگر خطوط کے تاریخی ارتقاء کو بھی بیان کیا ہے۔ ان کا کام خطاطی کے جمالیاتی اصول اور اس کے مذہبی و ثقافتی پس منظر کو سمجھنے میں اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے[76]۔

3. **Sheila S. Blair**، اسلامی فنون اور خطاطی کی امریکی ماہر، نے عباسی و فاطمی دور کے مخطوطات میں کوفی خط کے تغیرات، آرائشی طرزوں، اور خطاطیاتی علامتوں پر گہرائی سے تحقیق کی ہے۔ ان کی تصنیف Islamic Calligraphy اسلامی خطاطی کے جمالیاتی اور تکنیکی پہلوؤں کا جامع مطالعہ فراہم کرتی ہے۔

4. **Michael Marx**، جرمنی کے مشہور محقق اور Corpus Coranicum پروجیکٹ کے ڈائریکٹر، نے قرآنی متن کی تاریخی تنقید، قراءتوں کے موازنہ، اور قرآنی مخطوطات کے ڈیجیٹل تجزیے میں نمایاں کام کیا ہے۔ ان کی قیادت میں Corpus Coranicum نے ابتدائی قرآنی نسخوں کا ایک مربوط آن لائن ڈیٹا بیس تیار کیا ہے، جہاں مخطوطات، قراءات، اور تفاسیر کو یکجا کیا گیا ہے[77]۔

بین الاقوامی علمی منصوبہ جات:

کارپس قرآنیکم، فی الوقت فرینکفرٹ یونیورسٹی، جرمنی میں ڈاکٹر میشائیل جوزف مارکس کا ایک عظیم تحقیقی منصوبہ ہے، جس کا مقصد قرآن کریم کے متن کو اس کے نزولی، مخطوطاتی اور تفسیری تناظر میں جمع اور تجزیہ کرنا ہے۔ یہ منصوبہ قدیم قرآنی مخطوطات کی digital facsimiles، ان کا متن، اور موجود قراءات کو موضوعِ بحث بناتا ہے، جس سے محققین کو متن کے تاریخی ارتقاء کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے ۔ اسی طرح IranKoran، جرمنی اور ایران کے تعاون سے جاری ایک بین الاقوامی تحقیقی منصوبہ ہے، جس کا مقصد ایرانی ذخائر میں موجود قدیم قرآنی مخطوطات کا سروے، ڈیجیٹل تحفظ، اور بین الاقوامی

76 Safadi, Yasin Hamid. *Islamic Calligraphy*. London: Thames and Hudson, 1978.

77 Neuwirth, Angelika, Nicolai Sinai, and Michael Marx, eds. *The Qurʾān in Context: Historical and Literary Investigations into the Qurʾānic Milieu*. Leiden: Brill, 2010.

ڈیٹا بیس کے ساتھ انضمام ہے۔ یہ منصوبہ خاص طور پر غیر معروف اور نجی ذخائر کے مواد کو علمی حلقوں تک پہنچانے کے لئے تشکیل دیا گیا ہے، اور اس میں کوفی اور حجازی دونوں خطوط کی اعلیٰ ریزولوشن تصویریں اور مابعد-متن (metadata) شامل کی گئی ہیں۔

ان ماہرین کی انفرادی تحقیقی کاوشوں اور ان بین الاقوامی منصوبوں کی شراکت سے قرآنی مخطوطات کے مطالعے میں ایک نیا علمی منظر نامہ پیدا ہوا ہے۔ آج محققین کے پاس نہ صرف اصل مخطوطات کی اعلیٰ معیار کی ڈیجیٹل تصاویر دستیاب ہیں بلکہ ان کے ساتھ سائنسی اور خَطّی تجزیہ، TEI/XML فارمیٹ میں میٹاڈیٹا(مابعد متن)، اور IIIF پلیٹ فارمز پر باہمی موازنہ کے برقی عناصر بھی موجود ہیں۔ اس سے قرآنی متن اور اس کی کتابی روایت کا مطالعہ ایک زیادہ معروضی اور کثیر علمی شکل اختیار کر چکا ہے۔

حاصل بحث:

قرآنی مخطوطات کے رسم الخط اور مادی پہلوؤں کے مطالعے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ابتدائی اسلامی دور میں کتابتِ قرآن نہ صرف دینی اور تہذیبی روایت کی عکاس تھی بلکہ سیاسی، جغرافیائی اور فنی عوامل کے لحاظ سے معاصر رسوم الخط پر اثرانداز بھی تھی۔ نیز حجازی، کوفی اور ان کے ارتقائی مراحل کا پیلیوگرافی اور مادی تجزیے کے ذریعے مطالعہ اس امر کو ثابت کرتا ہے کہ ہر خط ایک مخصوص زمانی اور جغرافیائی تناظر میں تشکیل پایا۔ کاربن ڈیٹنگ جیسے سائنسی طریقے اس تاریخی مطالعہ کو مزید اہم بناتے ہیں، جبکہ TEI/XML اور IIIF جیسے ڈیجیٹل عناصر[78]، اس علم کو محفوظ، منظم اور عالمی سطح پر قابلِ رسائی بنانے میں بنیادی کردار ادا کر رہے ہیں۔

علمی لحاظ سے یہ تحقیق اس بات کو اجاگر کرتی ہے کہ قرآنی مخطوطات محض متنی ریکارڈ ہی نہیں بلکہ تہذیبی اور تاریخی مظاہر بھی ہیں، جو تہذیبی عظمت، خطاطی کے جمالیاتی اصول اور علمی روایت کے درمیان ایک پل کا کام کرتے ہیں۔ ان مخطوطات کا مطالعہ اسلامی فنون، تاریخی لسانیات، اور مذہبی علوم میں نئی جہتیں پیدا کرتا ہے۔ مستقبل کی تحقیق کے لیے ضروری ہے کہ قرآنیات کے محققین مادی سائنس، ڈیجیٹل ہیومینیٹیز، اور روایتی مخطوطاتی علوم سے شناسا ہوں۔ تاکہ پاکستان میں بالخصوص تاحال، اس فن سے بُعد کو دور کرتے ہوئے یہاں کے مجموعہ مخطوطات پر تحقیقی کام کا آغاز ہو سکے۔ نیز محققین کو علم المخطوطات، یا مخطوطاتی مطالعے کو مقداری (quantitative)انداز میں ترقی دینے کے لیے مشین لرننگ، TEI/XMLاور IIIF ایسی جدید ٹیکنالوجی سے خود کو لیس کرنا ہو گا، جنہیں حالیہ برسوں میں بعض مغربی تحقیقی مراکز نے کامیابی سے آزمایا ہے۔

78 Reimer, Paula, Willi G. Mook, Pieter M. Grootes, Johannes van der Plicht, and Ronny Aerts. The IntCal20 Northern Hemisphere Radiocarbon Age Calibration Curve (0–55 cal kBP). Radiocarbon 62, no. 4 (2020): 725–757. https://doi.org/10.1017/RDC.2020.41 .
IIIF Consortium. International Image Interoperability Framework (IIIF) Presentation API 3.0. Washington, DC: IIIF Consortium, 2020. https://iiif.io/api/presentation/3.0/.